www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

دنیا بھر میں مسلمانوں کا لہو پانی کی طرح کیوں بہایا جا رہا ہے؟

بیسویں صدی کا آخری عشرہ مسلمانوں پر مصائب و آلام اور ابتلاء کا عشرہ ہے اس صدی کے نصف اول میں بہت سے مسلم ممالک نے آزادی حاصل کی۔ اور مغرب کے لئے یہ ایک عظیم لمحۂ فکریہ بن گیا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ مسلمانوں کا اتحاد ایک تیسری عظیم قوت کو جنم دے سکتا ہے۔ افغانستان پر روسی یلغار پر جس طرح مسلمانوں نے متحد ہو کر اس عظیم ترخطر کا مقابلہ کیا اور روس جیسی نام نہاد سُپر پاور کو جس بے بسی و بے چارگی کے عالم میں افغانستان سے بھاگنا پڑا، پھر اس کے نتیجے میں دنیا کے جغرافیہ میں بے شمار تبدیلیاں وجود میں آئیں، پِسے ہوئے اور ظلم و ستم کے مارے ہوئے مسلمانوں نے کروٹ لی اور علم جہاد بلند کر دیا، تو پورا مغرب ایک دم چوکنا ہو گیا، کہ سو سالہ کمیونسٹ دباؤ کے باوجود ان ممالک کے مسلمانوں نے نہ صرف اپنے تشخص کو قائم رکھا بلکہ آزادی ملتے ہی فوراً اپنی ملی و اسلامی اقدار کے اِحیاء میں سرگرم ہو گئے، چاہے وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں ہوں یا یورپ میں بوسنیا اور البانیہ کے مسلم اکثریتی علاقے، روس کی پسپائی کے فوراً بعد امریکہ نے اپنا نیو ورلڈ آرڈر پیش کر دیا جو دراصل "اَنَا وَلَا غَیْرِیْ" کا مصداق تھا، اس کے اس آرڈر کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ جو اسلامی قوتیں اُبھر رہی ہیں، ان کا سختی سے قلع قمع کر دیا جائے، وسط ایشیا میں روس، جنوب ایشیا میں بھارت اور مشرقِ وُسطیٰ میں اسرائیل کو امریکہ نے بھرپور امداد دی، تاکہ یہ سب اپنے اپنے علاقوں میں چوہدری بن کر رہیں اور ہر اُبھرنے والی قوتِ مسلمہ کو خس و خاشاک کی طرح بہا دیں، یورپ میں یہ ذمہ داری سربیا کے ذمے ڈالی گئی کہ وہ یورپ میں اُبھرنے والی ہر مسلمان قوت کو کچل کر رکھ دے، افریقہ میں صومالیہ کا مسئلہ خود کھڑا کر دیا گیا ہے، آج اس صورت حال کا جو نتیجہ سامنے آ رہا ہے وہ انتہائی سنگین ہے، دنیا بھر میں مسلمانوں کا لہو پانی سے بھی ارزاں ہو چکا ہے ہر طرف خونِ مسلم کی ارزانی ہے، علامہ اقبال کا یہ شعر بے اختیار لبوں پر آجاتا ہے۔

ہو گیا مانندِ آب ارزاں مسلمان کا لہو
مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت وادیٔ کشمیر، بوسنیا، فلسطین تین ایسے سلگتے خطے ہیں جہاں ہر وقت مظلوم مسلمانوں کو بے دست و پا کرکے خاک و خون کے دریا میں ڈبو دیا گیا ہے، مقبوضہ کشمیر کی چھوٹی سی خوبصورت وادی میں اس وقت آٹھ لاکھ سے زائد ہندو فوج موجود ہے جس نے دنیا کے ہر فرد کا داخلہ اس وادی کے لئے بند کر رکھا ہے، اس بند جیل میں ہندو کیا کیا ظلم ڈھا رہا ہے، یہ ایک ایسی المناک داستان ہے جسے سن کر بسا اوقات خود ہندو صحافی بھی بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں[1] اب اسی وادی میں اسرائیل کا وزیر خارجہ آتا ہے اور وہ ہندو حکومت سے کہتا ہے کہ تمہارا کام ان مسلم دہشت گردوں کو کچلنا ہے، ہم ہر قسم کی ٹیکنالوجی اور مہارت تمہیں فراہم کرتے ہیں، پھر تم آگے بڑھ کر مسلم وسط ایشیا کے دہشت گردوں کو بھی کچلنے کا پروگرام بناؤ۔

پھر یہی اسرائیل کا وزیر خارجہ چین پہنچتا ہے اور وہ چین جسے ہم اپنا دوست کہتے ہیں، اس نے بھی اعلان کردیا کہ ہم مشرق وسطی کے عرب ملکوں کو کوئی ایسا ہتھیار نہیں دیں گے جو اسرائیل کی سلامتی کے لئے خطرہ کا باعث بنے۔

22۔ مئی کو اخبارات میں یہ خبر پڑھی گئی کہ امریکہ اور روس نے اس بات پر اتفاق کرلیا ہے کہ سربیا جس نے طاقت کے ذریعہ بوسنیا کے جس ستر فیصد علاقے پر قبضہ کرلیا ہے، اس کا ان علاقوں پر قبضہ بحال رکھا جائے اور اس نے بوسنیا کے نہتے مسلمانوں پر جو جارحیت کی، ان کا قتل عام کیا اور 2۔ ملین لوگوں کو ملک بدر کیا، ملک میں ان گنت ٹارچر سیل قائم کرکے عورتوں اور بچوں کو ڈائریکٹ ایکشن کا نشانہ بنایا، مسلم خواتین کی عصمت دری کو بطور جنگی اسلحہ اپنایا، وہ سب اسے معاف کردیا جائے، پھر فرانس اور برطانیہ بھی ان کے اس منصوبہ میں شامل ہو جائیں گے، مزید یہ کہ کلنٹن انتظامیہ نے بوسنیا کو اسلحہ کی فراہمی کا ارادہ (جو پہلے وقتاً فوقتاً اپنے عوام کی طفل تسلی کے لئے کیا جاتا رہا ہے) اب حتمی طور پر ترک کردیا ہے۔

اسرائیلی حکومت نے گذشتہ دسمبر میں مقبوضہ فلسطینی علاقے کے جن چار سو سرکردہ افراد کو فلسطین سے نکال کر سرحد پر ڈال دیا تھا وہ اسی طرح بے خانماں برباد وہاں پڑے ہوئے ہیں، دوسری طرف فلسطینی عوام کو اسرائیلی فوج بڑی بے دردی سے گولیوں سے بھون ڈالتی ہے، اسرائیل دنیا کی وہ عیار قوم ہے جس کی پارلیمنٹ کے صدر دروازے پر واشگاف لکھا گیا ہے "اے اسرائیل! تیری سرحدیں

---

(1) ملاحظہ ہو ایمنٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ جس میں ستر ممالک کے نمائندے آزاد کشمیر گئے تھے، مہاجر کیمپوں کا معائنہ کرنے کے لئے۔ اس میں خود انڈیا کا ایک صحافی "راجن" ان مظلوموں کی المناک داستانیں سُن کر چیخیں مار مار کر رو دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک ہیں" ــــــ وہی اسرائیلی اپنے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری امریکی قوت کو عربوں کے خلاف کامیابی سے استعمال کر رہے ہیں، عربوں سے مذاکرات کا ڈرامہ محض اس لئے رچایا گیا ہے کہ عربوں کو مذاکرات کا لالی پاپ دے کر ان کی مکمل بیخ کنی کی جاسکے، رہ گئی یو۔این۔او.... وہ تو امریکہ کی باندی ہے، امریکہ کے زیر سایہ اب یہود و ہنود کا یہ نیا گٹھ جوڑ مسلمانوں کے لئے مزید ابتلاء و آزمائش کا دور ہوگا۔

پھر فلپائن کی عیسائی حکومت نے وہاں کے مسلمانوں کے خلاف سخت ایکشن لیتے ہوئے سینکڑوں مسلمانوں کو شہید کر دیا ہے، برما کی بدھ حکومت ہر وقت مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتی رہتی ہے، تاجکستان میں مسلمانوں پر قیامتِ صغریٰ ٹوٹی ہوئی ہے، مگر بہت پتلا حال تو دنیا کی سب سے بڑی مسلمان اقلیت کا ہے جو ہندوستان میں رہتے ہیں۔ بیس کروڑ کے قریب ان کی تعداد ہے۔ ہر روز انڈیا میں مسلم کش فسادات ہوتے رہتے ہیں، مسلمانوں کو گولیوں سے بھوننا ان کی مکانیں اور دکانیں نذر آتش کرنا بلکہ گاؤں کے گاؤں نذر آتش کر دینا ہندو جنونیوں کا مقبول مشغلہ ہے۔ حالیہ واقعات، بابری مسجد کی شہادت، اس کے بعد کئی مسجدوں کی شہادت پھر بے شمار ہندو علاقوں میں مسلم کش فسادات، مسلم خواتین کی عصمت دری بعد میں ان کی وڈیو کیسٹیں بنا کر بازاروں میں فروخت کرنا، غرض کس کس دکھتی رگ کا ذکر کیا جائے، یہاں تو پوری امت مسلم کا جسم لہو لہو ہے، ہر عضو سے لہو ٹپک رہا ہے ہر حساس مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ آخر مسلمانوں پر ظلم و ستم کا یہ تسلسل کیوں ہے؟ یہ سلسلہ کب جا کر رُکے گا؟ کیوں سب واقعات رونما ہوئے ہیں، اس دلخراش اور المناک باب کو کیسے ختم کیا جائے تدارک کیا ہو؟ اس کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں؟ غور کرنے پر چند اسباب سامنے آتے ہیں، اس ذلت بے بسی اور بے کسی کے جن کا جائزہ لینا اصلاحِ احوال کے لئے از حد ضروری ہے۔

۱۔ یہود و ہنود اور صلیبی دنیا کا گٹھ جوڑ

اس وقت یو۔این۔او کوئی فیصلہ کن کردار ادا نہیں کر سکتی امریکہ ہی ہر طرف چھایا ہوا ہے، بزعم خود دنیا کی واحد سپرپاور ہے، [۲] وہ اسلام کے احیاء اور مسلم امت کی نشأۃ ثانیہ کو اپنے مفادات کے خلاف سمجھتا ہے، ایک طرف خود مغرب میں بے شمار لوگ اسلام کی سچی، ابدی اور انقلابی تعلیمات سے

---

(۲) نکسن کا دعویٰ ہے کہ عالم اسلام اس وقت بہت سے عوارض کی پوٹ بنا ہوا ہے، جاپان اپنے سابقہ سامراجی کردار کی بدولت دنیا کو ناپسند ہے۔ جرمنی اپنے جنگجویانہ کردار کی وجہ سے نااہل ہے۔ روس اب راکھ کا ڈھیر ہے۔ چین اپنے غیر جمہوری طرز عمل کی وجہ سے عالمی قیادت کے لئے نااہل ہے۔ اس لئے اب صرف امریکہ کو ہی عالمی قیادت زیب دیتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاثر ہو کر بکثرت مسلمان ہو رہے ہیں، دوسری طرف افغانستان میں مسلمان مجاہدین اپنے دین و ایمان کے سہارے دنیا کی بڑی طاقت روس سے ٹکرا گئے۔ اور نہتے ہونے کے باوجود اس نام نہاد طاقت کے بُری طرح دانت کھٹے کر دیئے۔ اس پر تمام غیر مسلم قوتیں متحد ہو کر مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہو گئی ہیں تاکہ ہر قیمت پر مسلمانوں کو اُبھرنے سے روک سکیں۔

کینیڈا کے ایک کثیر الاشاعت اخبار "اوٹاوہ سن" نے اعتراف کیا کہ عیسائی دنیا نے عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ شروع کر رکھی ہے، اس خبر کی سرخی ملاحظہ ہو "عیسائی دنیا نے عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ شروع کر رکھی ہے"

"یورپ کی 1200 سالہ نفرت کھل کر سامنے آگئی، مسلمانوں کو خطے سے نکالنے کے لئے برطانیہ فرانس اور روس متحد ہو چکے ہیں"

"بوسنیا میں مسلم کشی کے بعد یورپی عیسائیوں کا اگلا نشانہ البانیہ، یونان، مقدونیہ اور بلغاریہ کے مسلمان ہوں گے۔ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 6۔اپریل 1993ء بحوالہ"اوٹاوہ سن"

مسلمانوں کی اندرونی زبوں حالی:

مسلمانوں کے خلاف کوئی بیرونی چال اور سازش اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک خود مسلمانوں کی اندرونی کمزوریاں ان کے ساتھ تعاون نہ کریں، بدقسمتی سے اس وقت مسلمان دین سے دور ہو چکے ہیں، اللہ رسول اور قرآن کے احکامات پس منظر میں چلے گئے ہیں اور ان کے ساتھ ہمارا تعلق ہمارا ذاتی خواہشات کے تابع بن کر رہ گیا ہے، احکام دین کو بدلنا، اپنے آپ کو مغربی تہذیب کے مطابق ڈھالنا، خود کو سیکولر ظاہر کرنا، امریکی مفادات کے تابع بن کر رہنا ہماری نمایاں کمزوریاں ہیں، ہمارے ہاں رسوم و رواج کو فروغ حاصل ہے، قبر پرستی کو دین سمجھ لیا گیا ہے، منافقت، بددیانتی، جھوٹ، کرپشن، رشوت، سود، اقتصادی زبوں حالی ہمارے نمایاں مسائل ہیں، تعلیمی میدان میں ہم بہت پسماندہ، ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت پیچھے ہیں، جوہری توانائی حاصل کرنے سے ہمیں بالجبر مسلسل محروم کیا جا رہا ہے۔

اس طرح مسلمان جو تعداد میں سوا ارب سے زائد ہیں دنیا کے بہترین مالی وسائل ان کے پاس ہیں، ان کی جغرافیائی پوزیشن بہت مضبوط ہے، آبی وسائل، بندرگاہیں، زرخیز قطعاتِ اراضی، معدنیات پھر تیل جیسی سیال دولت سے مالا مال ہیں، ان وسائل سے تو وہ پوری دنیا کی سیادت اور امامت کے اہل بن سکتے ہیں مگر وائے افسوس کہ کچھ نفس پرستی اور اقتدار پرستی نے تمام مسلمانوں کو تفرقہ و انتشار میں مبتلا کر رکھا ہے، ہر مسلمان حکومت کے مفادات دیگر مسلمان حکومت سے متصادم ہیں، ذاتی مفادات کے مارے ہوئے مسلم حکمران امریکہ کی چوکھٹ پر سجدہ کرنے میں مصروف ہیں، مگر آپس میں مل بیٹھ نہیں سکتے، مسلم عوام پریشان ہیں۔ علماء سوء نے انہیں وہابی، بریلوی، شیعہ، سُنّی، حنفی، دیوبندی کے مسائل میں جکڑ دیا ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تفرقہ اور انتشار کی بدولت ہی امتِ مسلمہ کئی حصوں اور کئی خطوں میں بٹ گئی اوپر سے یورپ و مغرب کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ان فروعی اختلافات کو اتنا اُبھار کر سامنے لاتا ہے کہ سینکڑوں مسلمان روزانہ ذبح ہوتے جارہے ہیں، مگر اس سانحہ سے مسلمان کوئی سبق نہیں لیتے۔ کبھی راسخ العقیدہ مسلمانوں کے لئے "وہابی" کی گالی ایجاد کرکے ان کو مسلمانوں کے اندر اچھوت بنا کر رکھ دیا گیا، اور آج مغرب نے ان راسخ العقیدہ مسلمانوں کے لئے "بنیاد پرست" کی اصطلاح استعمال کرکے تمام مسلمان حکومتوں کو ان کا استیصال کرنے کی تلقین کی ہے، ہر مسلم حکمران اپنے آپ کو، لبرل اور سیکولر ثابت کرنے کے لئے کشمیر، بوسنیا، فلسطین جیسے مسائل سے مکمل طور پر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کررہا ہے۔ مصر، اور دیگر عربی ممالک ان راسخ العقیدہ مسلمانوں (یعنی مجاہدین) کو اپنے خلاف بہت بڑا خطرہ قرار دے کر ان کی سرکوبی کرنے پر تلے بیٹھے ہیں، خود پاکستان میں امریکہ کے حکم پر گذشتہ سال پشاور میں مقیم عرب تنظیموں سے جو ظالمانہ سلوک کیا گیا، حالانکہ وہ اللہ کی رضا کے لئے دس پندرہ برس سے اپنا گھربار وطن چھوڑ کر یہاں افغان مہاجرین کی خدمت کے لئے مقیم تھے، انہوں نے اپنے جان ومال لگا کر ان مہاجرین کے لئے خوراک، لباس، علاج، تعلیم کا بندوبست کیا اور ان کو بہترین ریلیف مہیا کیا تھا۔ مگر ہماری حکومت نے ان کو تھانوں میں بھوکا پیاسا بند کرکے ان پر تشدد کیا ان کے اہل و عیال کو ستایا اور مزید ظلم و ستم کے لئے انہیں ان کی حکومتوں کے حوالے کردیا، امریکہ کی رضا ہر مسلم حکومت کی خارجہ پالیسی کا بنیادی پتھر ٹھہری۔ خلیج کی جنگ کے بعد کویت میں نعرہ بلند ہوا "اللہ اوپر۔ نیچے بُش" اب تمام خلیجی ممالک میں امریکہ کا ہی ڈیرا ہے، وہ ان سے جنگ کا بھاری خراج بھی وصول کرتا ہے، اور ان کا تیل بھی کوڑیوں کے مول خریدتا ہے، اس وقت امریکہ میں خلیجی ممالک کے تیل کی بدولت پٹرول کی وہ ریل پیل ہے کہ وہاں پٹرول سستا مگر دودھ، منرل واٹر، کوکا کولا وغیرہ مہنگے ہیں، اور امریکہ کا مفاد اسی میں ہے کہ یہ سیال سونا صرف میرے ہی کام آئے اور خود اس کے مالک اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

خود پاکستان امریکہ کی تابعداری میں اس حد تک آگے جا پہنچا ہے کہ اس کی خاطر اپنی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول تبدیل کردیئے، اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں کب سے ہو رہی تھیں۔ کشمیر کے مسئلہ کو مسلسل نظر انداز کیا جارہا ہے، دہشت گردی کے امریکی الزام سے بچنے کے لئے اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کردیا گیا ہے، بوسنیا اور فلسطین تو دور کی بات ہے ہم خود کشمیر کے لئے جو ہماری موت و حیات کا مسئلہ ہے جو پاکستان کی شہ رگ ہے، اس کے بارے میں بات نہیں کرسکتے۔

اُمتِ مسلمہ کی طاقت کا سرچشمہ تبلیغ دین اسلام تھا، یعنی اسلام کو ایک دین ایک مکمل ضابطہ حیات کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا اس کی اخوت، عدل، مساوات کی تعلیم دینا اور خود اس کا عملی نمونہ پیش کرنا، مگر افسوس ہم اس کے تمام زریں و سنہری اصول بھول گئے، اسلامی عدل و مساوات کا کیا درس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے کہ خود اسلامی معاشرے جاگیرداروں، وڈیروں اور زمینداروں کے ظلم و ستم کے نیچے دبے کراہ رہے ہیں۔ دوسری طرف عیسائی مشنریز بڑی تیزی کے ساتھ منظم منصوبہ بندی سے افریقہ، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، پاکستان غرض ہر مسلم ملک میں عیسائیت پھیلا رہے ہیں، مشن ہسپتال اور دیگر رفاہی ادارے قائم کرکے وہ ان مظلوم اور نادار مسلمانوں کو عیسائیت کی ترغیب دیتے ہیں تو کہیں انگلش میڈیم سکولوں کے ذریعے جدید اور معیاری تعلیم کے نام پر، ان کے تمام ذہین طبقہ کو اسلام سے بیزار اور سیکولر بنا رہے ہیں، اور ہم ہیں کہ اپنی عیاشی میں مست، ہم بالکل سنجیدہ نہیں، ہمارے حکمران صلیبی بگل اور سائرن بجنے پر شتر مرغ کی طرح اپنا منہ ریت میں نہیں دباتے، بلی کے آنے پر کبوتر کی طرح اپنی آنکھیں بھی بند نہیں کرتے، بلکہ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں، صلیب کو چومتے ہیں، ٹائی کو گلے لگاتے ہیں اسلامی شعائر کا مذاق اڑا کر اپنے مسائل سے دانستہ آنکھیں بند کرکے خوش ہوتے ہیں کہ اس طرح ہم دہشت گردی کے طعنہ سے محفوظ ہوگئے، اور امریکہ کے وفادار بن گئے۔

صالح قیادت کا فقدان :

قائد کی حیثیت ڈرائیور کی سی ہوتی ہے وہ گاڑی کو جس طرف موڑ دے تمام سواریاں اسی طرف جانے کو مجبور ہیں، بعینہٖ قوم کے لیڈر اپنے لئے جو راستہ چن لیں پوری قوم اسی پر چلنے کے لئے مجبور ہوتی ہے، ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے عوام تو مکہ اور مدینہ کو جانے والا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں مگر ہمارے حکمرانوں کو لندن، پیرس، اور واشنگٹن کی راہ عزیز ہے۔ 47ء میں برصغیر کے مسلمانوں کو محمد علی جناح جیسا قائد میسر آگیا تو تاریخ کا ایک عظیم معجزہ پاکستان کی شکل میں وجود میں آیا۔ جو اللہ کا خاص فضل و کرم تھا یقین کیجئے اُمتِ مسلمہ اس وقت بھی ایک قائد کی تلاش میں ہے، ایک ایسا مخلص و مؤمن قائد جو ایک طرف خود مسلمانوں کو خالص دین کی طرف واپس لائے، تمام مسلمانوں کو متحد کرے، دوسری طرف مغربی استعمار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان سے غیرت مندانہ معاملہ کرے، جو قرآن و سنت کے مطابق مسلمانوں کو مصائب سے نکالنے کے لئے انہیں جہاد کی راہ پر ڈالے، ایسا قائد جو علامہ اقبال کے اس شعر کا مصداق ہو۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، شجاعت کا، عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

ترکِ جہاد :

ہماری زبوں حالی کی ایک اہم اور بڑی وجہ جہاد کو ترک کردینا بھی ہے، حضرت ابوبکرؓ کا فرمان ہے "جس قوم نے جہاد کو چھوڑا، وہ ضرور ذلیل و خوار ہوئی"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تاقیامت میری امت میں جہاد جاری رہے گا، نہ اس کو ظالم بادشاہ کا ظلم روک سکے گا، نہ کسی عادل بادشاہ کا عدل، انصاف پسند بادشاہ عدل کے قیام کے لئے جہاد کرتا ہے، جبکہ ظالموں کے ظلم کو روکنے کے لئے ان کے خلاف جہاد برپا کرنا پڑتا ہے۔ محمد بن قاسم کے ہندوستان میں آنے پر، موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کے سپین میں جانے پر جو عدل و انصاف اور امن و امان قائم ہوا، تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، مگر جب مسلمان جہاد کا راستہ چھوڑ دیں تو کس طرح ذلیل و خوار ہوتے ہیں، آج کے عالمی حالات اس کا نقشہ اچھی طرح پیش کر رہے ہیں، جہاد کا راستہ عزت کا راستہ ہے فوز و فلاح کا راستہ ہے، دنیا میں سربلندی اور آخرت میں اَجر و ثواب کا ضامن ہے۔

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے۔

مگر وائے افسوس کہ آج مٹھی بھر مجاہدین کو غیر تو غیر خود مسلمان حکومتیں دہشت گرد بنیاد پرست انتہا پسند کہہ کر ان کو خطرہ قرار دے کر ان کو کچلنے میں مصروف ہیں، دوسری طرف ہم عزت کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے عیش کوشی، طاؤس و رباب، ٹی۔وی، وی سی آر، ڈراموں، فحش لٹریچر کے اسیر ہیں، ہر مسلم گھرانہ فلموں، گانوں، فلم ایکٹرسوں، کھیلوں، اور کھلاڑیوں کا شیدائی اور عاشق، لہو و لعب میں مشغول ہے، امتِ مسلمہ کی دین بیزاری اور مغربی تہذیب سے وفاداری کا کیا ذکر کہ اپنے سے "عورتوں سے عدم مساوات" کے نام نہاد طعنہ کو مٹاتے ہوئے پوری دنیا میں ایک مضحکہ خیز مثال پیش کی، واقعاتی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت دینی تعلیمات کے یکسر خلاف تین اسلامی ممالک کی سربراہان صنفِ نازک سے تعلق رکھتی ہیں، اسی پر طرہ یہ کہ ان میں بھی دو ملک ایسے ہیں جن کا اسلامی تشخص دنیا کی نظر میں بہت جاندار ہے اور ان ممالک کے معرض وجود آنے کی وجۂ جواز فقط اسلام کا عملی زندگی میں نفاذ ہے۔ عورت کی سربراہی کا یہ اعزاز کسی مغربی ملک کو اس وقت حاصل نہیں بلکہ صرف ملتِ اسلامیہ کے حصہ میں آیا۔

پس چہ باید کرد؟

آج جبکہ مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جا رہا ہے محض اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں، کشمیر میں پورے گاؤں کو نذرِ آتش کر دیا جاتا ہے، محض اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں ہمارا کردار کیا ہونا چاہیے؟

۱۔ چونکہ دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں کو مسلمان ہونے کی سزا دی جا رہی ہے دشمن کہیں بھی یہ نہیں دیکھتا کہ میرے ظلم کا شکار ہونے والا لبرل مسلمان یا سیکولر، وہابی ہے یا بریلوی، شیعہ ہے یا سنی، وہ تو ہمیں مسلمان کی حیثیت سے جانتا ہے لہٰذا ہمیں ہر معذرت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کتاب و سنت کی تعلیم کے مطابق صرف اور صرف مسلمان بننا چاہیے ہماری تمام تر طاقت متحد ہو کر پورے پورے مسلمان بننے میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا ﴾ (آل عمران: آیت نمبر103)

ترجمہ: تم سب مل کر اللہ کی رسی (یعنی اس کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

اس آیت میں دو باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی، کہ اللہ کے دین پر مضبوطی اور سختی سے کاربند رہو، دوم یہ کہ مل کر دین پر چلنا اتفاق اور اتحاد سے رہنا تفرقہ، انتشار اور فروعی اختلافات سے بچ کر رہنا دینی حکم ہے، اس آیت میں یہ مفہوم بھی پنہاں ہے کہ مسلمانوں کا اپنا ایک الگ بلاک ہونا چاہیے، وہ اپنے مسائل خود مل کر حل کریں، اور کسی غیر کے دست نگر نہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے:

○—— اللہ پر ہی اہل ایمان کو توکل کرنا چاہیے۔ (سورۃ آل عمران، آیت 160)

○—— ان سے نہ ڈرو اور مجھی سے ڈرو۔ (سورۃ مائدہ، آیت نمبر3)

○—— کیا تم ان سے ڈرتے ہو ۔ اصل حق دار تو اللہ ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم واقعی مومن ہو۔ (سورۃ توبہ، آیت نمبر23)

○—— یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی ملت کی پیروی نہ کرو۔ (البقرۃ،120)

مندرجہ بالا قرآن پاک کے تمام ارشادات مسلمانوں کے لئے راہنما اصول ہیں کہ ہم اگر دنیا میں سربلند ہو کر رہنا چاہتے ہیں تو صرف اللہ سے ڈریں، اسی کی اطاعت کریں، اسی پر بھروسہ کریں، رسولِ اکرم کی سنت کا اتباع کریں، رہ گئے غیر مسلم تو وہ ہم سے کبھی بھی راضی نہیں ہو سکتے جب تک ہم غیر مسلم نہ بن جائیں، ہمارا مسلمان ہونا ہی ہمارا جرم ہے، لہٰذا یہ خیر و شر کی کشمکش جاری رہے گی، اس کشمکش میں مسلمان کا کردار یہی ہونا چاہیے کہ اللہ کے سوا نہ کسی کو برا مانے نہ کسی کے آگے جھکے، نہ بکے، بلکہ صرف اللہ کی نصرت پر یقین رکھے، قرآن و سنت کی طرف رجوع کرے، اور اپنے مشکلات و مسائل کو خود مل کر حل کریں، ہر جگہ مظلوم مسلمانوں کی مدد کو پہنچیں، اس لئے انہیں لازماً علم جہاد تھامنا ہو گا، شوقِ شہادت اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا، جہاد کو اوڑھنا بچھونا بنانا ہو گا۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

○—— اے رسول ان سے کہہ دو اگر تمہارے باپ، بیٹے، بیویاں، خاندان، وہ مال جو تم نے کمایا، وہ تجارت جس کی کساد بازاری کا تم کو اندیشہ ہے وہ مکانات جو تمہیں پسند ہیں، اگر تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں، تو انتظار کرو حتی کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر فرما دے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (سورہ توبہ آیت نمبر24)

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ـــــــ "تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے جنگ نہیں کرتے جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ہم پر ظلم ڈھا رہے ہیں، اور اپنی خاص عنایت سے ہمارے لئے حامی اور مددگار بنا" (سورۃ النساء)

آنحضور ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول پر ایمان، دریافت کیا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا (بخاری و مسلم)

آپ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں دنیا سے گیا کہ نہ تو خود کبھی جہاد کیا نہ کبھی جہاد کی نیت کی، تو اس کی موت منافقت کی موت ہے" (صحیح مسلم)

اگر ہمیں آنجناب ؐ کی اس حدیث کی صحت پر ایمان ہے کہ تمام امتِ مسلمہ جسم واحد کی طرح ہے کہ اگر جسم کے ایک حصہ میں شکایت پیدا ہو تو پورا جسم تڑپ اٹھتا ہے" تو پھر ہم کیوں کشمیری مظلوم مسلمانوں کی چیخوں، آہوں، سسکیوں سے بے پرواہ ہیں، کیا ہمیں یقین ہے کہ جو کچھ کشمیری خواتین کے ساتھ ہو رہا ہے وہ کل ہماری خواتین کے ساتھ نہیں ہو سکتا، جو آگ کشمیر میں لگی ہے ہندوستان میں لگی ہے ہم یقیناً اس سے محفوظ رہیں گے؟ اس آگ سے محفوظ رہنے کی صرف ایک ہی تدبیر ہے کہ ان کے جہاد میں عملاً شامل ہو کر ان کو مضبوط بنائیں تاکہ وہ دشمن کے مقابلہ میں بازی جیت جائیں، ان کی سفارتی سطح پر، اسلحہ سے، مال سے، جان سے، ہر طرح ہر ممکن مدد کریں، اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب پاکستانی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں، اپنے اختلافات کو بھلا کر دین کو بنیاد بنا کر متحد ہوں اور کشمیر کے لئے مضبوط سہارا ثابت ہوں، آخر ہم اس قوم کی اولاد ہیں جس میں محمد بن قاسم ایک مسلمان خاتون کی فریاد پر ہندوستان پہنچا۔ اور ملتان تک کا علاقہ فتح کر لیا، جس میں خلیفہ المعتصم ایک مسلمان خاتون کی فریاد پر بغداد سے عموریہ پہنچا، اور اہل عموریہ کو اپنا باج گزار بنا کر چھوڑا، انہوں نے عزت کا راستہ جہاد کا راستہ اختیار کیا تھا اور ہم انتشار کا شکار، دین سے دور آپس میں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مشغول، فلموں، گانوں اور کھیلوں کے لالی پاپ سے اپنے آپ کو بہلا رہے ہیں، ہمیں مخلص صالح قیادت کی ضرورت ہے، وہ بھی جہاد کی بھٹی سے ہی نمودار ہو گی، حال میں افغانستان نے جہاد کی بدولت عظیم کامیابی حاصل کر لی تھی، مگر پھر مسلمانوں نے ساتھ نہ دیا تو امریکہ نے اس جہاد کا ثمرہ برباد کر دیا، لہٰذا اس وقت بھی دین کی طرف رجوع، اتحاد اور جہاد کی ضرورت ہے، دور جدید کا صلاح الدین ایوبی ان صلیبی جنگوں میں اہل صلیب کو شکست سے دوچار کرنے والا اسی جہاد کی کٹھالی میں سے نمودار ہو گا، ان شاء اللہ العزیز........!

اگر ہم چاہتے ہیں کہ کرۂ ارض کا نقشہ بدل جائے، ظلم کا خاتمہ کر دیا جائے یہود و ہنود اور اہل صلیب کی مکاریوں کا پردہ چاک کر دیا جائے تو پھر امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کو یہ عزم کرنا ہو گا کہ وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد بنے گا، پھر یہ مجاہد اقوام متحدہ کی طرف رحم طلب نظروں سے دیکھنے کے بجائے راہ جہاد میں آگے بڑھتے جائیں گے، جب امت اس راہ پر چل کھڑی ہوگی، تو اللہ صالح قائد عطا فرمائے گا جو طالوت بن کر جالوت کا سر پھوڑ کر رکھ دے گا اور ارشاد الٰہی کے مطابق یہ منظر سامنے آئے گا۔

"کئی بار ایسا ہوا کہ تھوڑی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آگئی"

آیئے ہم سب مل کر اپنے لئے عزت کا راستہ چنیں، صلاح الدین ایوبی کا راستہ، سلطان ٹیپو کا راستہ، شاہ اسماعیل شہید کا راستہ، اور مل کر امتِ مسلمہ کے مصائب و آلام کو اللہ کی نصرت سے دور کردیں۔ وگرنہ ــــــ "تیری داستان نہ ہوگی داستانوں میں" کا خدانخواستہ انجامِ بد ہمارا منتظر ہے، اللہ ہمیں ہر وقت صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس وقت مسلمان خواتین کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے اندر جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت پیدا کریں، اپنے مجاہد بھائیوں، بیٹوں اور شوہروں کے لئے خوب دعا کریں کیونکہ دعا بہترین عبادت ہے، مسلمانوں کی طاقت اور حوصلہ کے لئے بہت بڑا سہارا ہے، ہم سب کو عالم اسلام کی سربلندی کے لئے مظلوم مسلمانوں کے لئے مجاہدین کے لئے خوب خوب دعائیں اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئیں، یہ میدانِ جنگ میں لڑنے والے مجاہدین کی بہترین اخلاقی مدد ہے۔

پیاری ماں مجھ کو تیری دُعا چاہیے
جب شہادت ملے اور کیا چاہیے

حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تمام طلبہ کے لئے فوجی تربیت لازمی قرار دے تاکہ بوقتِ ضرورت ہر طالبِ علم اسلام کا قلعہ ثابت ہو۔

آج کل جنگیں میدانِ جنگ سے زیادہ ثقافتی محاذ پر لڑی جاتی ہیں، لہٰذا ہم مسلمانوں کو ایک طرف عیاشی کو ترک کرنا ہوگا اور خالص اسلام کی سادہ سچی تعلیمات کو خلوص سے اپنانا ہوگا اور تعصبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف خدائے واحد کے آگے جھکنا ہوگا، دوسری طرف نفس پرستی، اقتدار پرستی اور حُبِ جاہ و مال کے بُت توڑ کر اتفاق اور اتحاد کو مضبوط بنانا ہوگا، اپنی خبر رساں ایجنسی ہوں، آپس میں رابطے مسلم حکومتوں اور عوام کے براہِ راست ہوں، تاکہ ایک دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کریں اور اس اخوت کا نقشہ سامنے آئے۔۔

اخوت اس کو کہتے ہیں کہ چُبھے کانٹا جو کابل میں
تو دلی کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

مسز ثریا علوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ